فون نمبر ۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۲ وفا ۱۳۴۵ ہش ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۶۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی معرفت ہر ایک طالبِ حق کو مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ استقلال سے اس راہ میں قدم رکھے

جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ سچی معرفت ہر ایک طالب حق کو جو مستقل مزاجی سے اس راہ میں قدم رکھتا ہے مل سکتی ہے۔ یہ کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ سے رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا تعالےٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسی لئے فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جن لوگوں نے ایک عورت کے بچے کو یا یوں کہو کہ انسان کو خدا بنایا ہے انہوں نے نہ خدا کو سمجھا ہے اور نہ انسان ہی کی حقیقت پر غور کیا ہے۔ انسان کیا ہے؟ وہ گویا کل مخلوقاتِ الٰہیہ کی ایک مجموعی صورت ہے جس قدر مخلوق دنیا میں جیسے بھیڑ بکری وغیرہ موجود ہے سب انسانی قوےٰ کی انفرادی صورتیں ہیں جیسے ایک مصنف جب کوئی کتاب لکھنی چاہے تو پہلے متفرق نوٹ ہوتے ہیں پھر ان کو ترتیب دے کر ایک کتاب کی صورت میں لے آتا ہے۔ اسی طرح پر کل مخلوقات انسانی قوےٰ کے خاکے ہیں۔ گویا یہ عملی صورت بتاتی ہے کہ انسان اعلیٰ قوےٰ لے کر آیا ہے۔ پس عیسائی مذہب انسانی قویٰ کی توہین کرتا ہے اور ان کی تکمیل اور نشوونما کے لئے ایک خطرناک روک پیدا کر دیتا ہے جبکہ وہ انسان کو خدا بنا کر اس کے خون پر نجات کا انحصار رکھ دیتا ہے۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۱ جولائی۔ مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل دردِ گردہ کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ کسی کسی وقت بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل دوپہر کو آندھی آئی جس کے بعد کم و بیش نصف گھنٹہ تک بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ رات کو بھی ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ آج صبح مطلع صاف ہے۔

مجلس انصار اللہ کا گیارہواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے آئندہ مرکزی اجتماع کے لئے

۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اکتوبر

بروز جمعہ ہفتہ اتوار

کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"
(افسر امانت تحریک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء

ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوے فرمایا کہ اللہ تعالے نے آپ کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے تو سب سے پہلے ابوجہل نے آپ کی مخالفت میں آواز اٹھائی۔ چنانچہ روایت ہے کہ جب آپ نے یہ دعوے کیا تو آپ کے جگری دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ جب آپ واپس آئے تو ابوجہل آپ سے ملا۔ اور اس نے آپ کو بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعوے کیا ہے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بہت سی ناروا باتیں کیں۔ الغرض ابوجہل پہلا شخص تھا جس نے آپ کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھائی۔

رفتہ رفتہ یہ مخالفت بڑھتی چلی گئی۔ ابوجہل نے بہت سے اپنے ساتھی بنا لئے اور نوبت یہاں تک پہونچی کہ چند مسلمانوں کے خلاف تمام شہر اٹھ کھڑا ہوا۔ ایمان صرف چند کسی ہی لاتے۔ مگر مخالفت تیزی سے بڑھ کر سارے علاقہ پر پھیل گئی۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اہل مکہ کے ظلم وستم اور مخالفت سے تنگ آ گئے۔ تو آپ طائف گئے مگر یہ آگ وہاں بھی پہنچ چکی تھی۔ اس طرح تمام ملک آپ کے خلاف ہوتا چلا گیا۔ اور مخالفت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ آپ کی اجازت سے مسلمانوں کو حبشہ میں ہجرت کرنی پڑی۔ مگر پھر بھی یہ سیلاب بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کو اپنا پیارا وطن مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں ہجرت کرنی پڑی۔ مگر اس پر بھی کفر و شرک کا سیلاب نہ تھما۔ تا آنکہ بدر کے میدان میں ایک ہزار سے زیادہ مسلح کفار اسلام کو مٹانے کے لئے جمع ہوئے۔ مخالفت کی آگ اور بھی بھڑک گئی۔ بلکہ وادی کے سارے ملک میں پھر کر ایک لشکر جرار جمع کیا۔ اور احد پر پھر مسلمانوں سے نبرد آزما ہوئے اور اتنا ہجوم کیا کہ بعض مسلمانوں کی غلطی سے بظاہر شکست ہو گئی۔ اگرچہ کفار اس فتح سے کچھ حاصل نہ کر سکے۔

اس کے بعد کفار نے اور بھی زیادہ لشکر جمع کیا۔ اور تمام ملک کے بڑے بڑے قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور وہ جنگ لڑی گئی۔ جس کو جنگ خندق کہتے ہیں۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ ہر قدم پر کفار کا ہجوم بڑھتا چلا گیا ہے۔ اب اگر کوئی کوتہ نظر اس سے یہ نتیجہ نکالتا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تمام انسانوں کی اصلاح کا دعوے کیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ کفر تو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ تو اس کو آج ہم یہ جواب دے سکتے ہیں کہ کفر کی جو تدریج ترقی ہوتی چلی جاتی تھی۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوئے اصلاح پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ آخر میں مشرکوں اور کافروں کو سخت شکست اٹھانی پڑی۔ اور فی الواقعہ جزیرہ نمائے عرب سے بت پرستی ہمیشہ کے لئے مٹ گئی۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کرکے تشریف لے آئے تو آپ کے مقابلہ میں نہ صرف مکہ کے مشرک تھے بلکہ یہودی اور عیسائی بھی آ گئے تھے۔ اب اگر اس وقت کوئی کہتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحریک نعوذ باللہ جھوٹی ہے۔ اور آپ کا دعوئے اصلاح خلق نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ کفر تو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف یہودی بلکہ ایران اور روم کی بڑی بڑی حکومتیں آپ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ اور کہنا چاہیئے کہ چین سے لے کر فرانس تک تمام شرک و کفر آپ کے خلاف بحر بے پایاں کی طرح موجزن ہو گیا تھا۔ اگر اس وقت کوئی منکر اسلام یہ کہتا۔ کہ یہ شخص جو دنیا سے کفر و شرک مٹانے کا دعوے لے کر کھڑا ہوا تھا نعوذ باللہ جھوٹا ہے کیونکہ آج تو تمام معلومہ دنیا اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ پہلے شرک و کفر خفتہ تھا مگر اب تو وہ اور بھی بیدار ہو گیا ہے۔ ایسے شخص کا کیا جواب تھا؟

اصل سوال تو یہ ہے کہ کیا شرک و کفر کا یہ سیلاب دیکھ کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ہزیمت کھا گئے تھے نہیں بلکہ آپ چٹان کی طرح کھڑے رہے۔ اور آپ کے عزم میں کوئی فرق نہیں آیا۔

اب ذرا تاریخ اسلام پر نظر ڈالئے۔ بے شک مسلمانوں نے تھوڑے عرصہ میں اس وقت کی معلومہ دنیا پر اپنا سکہ جما لیا۔ مگر عباسی خلافت کو کس نے تہ وبالا کیا۔ ہلاکو نے بغداد یعنی دار الخلافت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور ایک دفعہ پھر اسلام بے طرح کفر کے نرغہ میں آ گیا۔ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام جھوٹا دین ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ دعوے کہ وہ رحمۃ للعالمین ہے۔ نعوذ باللہ جھوٹا دعوے ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ صلیبی جنگوں میں اگرچہ مسلمانوں کو ایک خاص علاقہ میں تلوار کی فتح ہوئی۔ مگر یہی زمانہ ہے جب یورپی اقوام نے خروج کی۔ اور بعد میں وہ تمام کرہ ارضی پر پھیل گئیں۔ اور آج یہ حالت ہے کہ اسلامی کہلانے والے ممالک سب کسی نہ کسی طرح ان یورپین اقوام کے نرغہ میں آئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ لائل پوری ہفت روزہ کے مدیر محترم کی دانست میں کسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہودیوں اور کفار سے بہتر نہیں ہے۔ یہ اس جریدہ کے قول کے مطابق مسلمانوں کی موجودہ حالت ہے۔ باقی دنیا تو خالص شرک اور کفر سے مملو ہے اب جب تمام دنیا کی یہ حالت ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ انہوں نے جھوٹا دعوے کیا تھا کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور جھوٹا دعوے کیا تھا کہ وہ تمام انسانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور وہ مجددین۔ ائمہ اور صلحا جو چودہ سو سال میں آپ کے نام پر مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ وہ سب کے سب نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ اور وہ نعوذ باللہ جھوٹے نبی کے پیرو تھے۔ حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

یعنی میں اور میرے رسول ہی بالآخر کامیاب ہوں گے

ایک روایت کے مطابق دنیا میں آج تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آ چکے ہیں۔ یہ پیغمبر مختلف مقاموں اور مختلف زمانوں کے حالات کے مطابق اللہ تعالے کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں۔ اور یہ تمام نبوتیں اب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع ہو گئی ہیں۔ آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے قائم رہے گی۔ کیونکہ آپ کی ذات میں تمام نبوتوں کا اختتام ہو چکا ہے ؎

ہر نبوت را بروشد اختتام

(مسیح موعود علیہ السلام)

اس لئے آپ زندہ نبی ہیں۔ آپ کی نبوت کسی مقام یا کسی زمانے کے لئے مختص نہیں ہے مگر یہ زندگی روحانی ہے۔ آپ بجسد عنصری اب دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ تاہم اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

یعنی خود اللہ تعالے نے اس دین کی تجدید و احیا کا ذمہ لیا ہے۔ اور وہ اسی طرح جس طرح حدیث مجددین میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالے خود ایسے لوگوں کو مبعوث کرے گا۔ اور اپنی نگرانی میں تجدید و احیاء کا کام پایہ تکمیل کو پہنچائے گا۔ یہ مجددین جو کام کریں گے وہ زندہ نبوت محمدیہ ہی کی طاقت سے سرانجام دیں گے۔ ورنہ زندہ نبی کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیاں ہیں کہ آخری زمانہ میں جب دنیا کے حالات ایسے ہو جائیں گے جیسا کہ لائل پوری ہفت روزہ نے بتائے ہیں۔ یعنی یہودیوں اور کفار کی طرح ہو جائیں گے اور جب ایسا بگاڑ پیدا ہو جائے گا جیسا کہ آج پیدا ہو رہا ہے۔ تو اللہ تعالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور الامام المہدی کو مبعوث کرے گا۔ وہ زندہ نبوت محمدیہ کا کامل مظہر ہو گا۔ کیونکہ اب سوائے زندہ نبوت محمدیہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظتِ قرآن کا عظیم الشّان معجزہ

انّا نحن نزلنا الذکر وانّا لہٗ لحافظون کا وعدۂ الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(قسط ۲)

● تفسیر روح المعانی میں علامہ ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ تحریر فرماتے ہیں:۔

" انّا نحن نزلنا الذکر:۔ یعنی ہم نے اپنے بلند مقام اور علو مرتبت کی بناء پر قرآن مجید نازل کیا۔ ایک ایسی کتاب نازل کی جس کے نزول پر لوگوں نے تعجّب کا اظہار کیا۔ بالخصوص اس امر پر تعجب اور حیرت کے ملے جلے جذبات کا اظہار کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب کیونکر نازل ہوئی۔ اور جب تو نے (صلے اللہ علیہ وسلم) اس بات کا دعوےٰ کیا کہ قرآن تجھ پر نازل ہوا ہے تو ان لوگوں نے تیرے بارے میں جو چاہا کہا۔ یہ لوگ اس کے مرتبہ کو پہچاننے سے اندھے ہو گئے ہیں۔

وانّا لہٗ لحافظون:۔ یعنی ہر اس چیز سے ہم اس کی حفاظت کریں گے جو اس پر عیب لگانے کا موجب ہو۔ جیسے تحریف و تبدل۔ کمی و بیشی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کوئی بڑا عالم اور دانشور اس کا ایک نقطہ بھی بدلنا چاہے تو ایک حافظِ قرآن بچہ بھی اُٹھ کر اس کی تردید کر دیگا اور حقیقت کا اظہار کر دے گا۔ اور اس آیت میں ان لوگوں پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا اہلِ اسلام سے استہزاء کرتے تھے اور تکذیب کرتے تھے ان پر گویا استہزاء کیا گیا ہے۔

حفظ کے معنٰی یہ ہیں کہ قرآن پر استہزاء کرنے والے کوئی بُرا اثر نہ ڈال سکیں گے۔ حسن بصری (تابعی مفسّر قرآن) نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد شریعت کو قیامت تک قائم رکھنا ہے۔

ایک اور صاحب نے کہا ہے کہ اس سے مراد معجزہ کے ساتھ ہر زمانہ قرآن مجید کی حفاظت کرنا ہے۔ جیسا کہ جملہ اسمیہ اس معنٰی پر دلالت کر رہا ہے۔ اور اعجازی طور پر ہر قسم کی کمی و بیشی۔ تحریف و تبدل سے اس کی حفاظت کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے قرآن کی طرح کسی کتاب کی حفاظت نہیں کی۔ بڑے بڑے پادریوں اور راہبوں نے اپنی مذہبی کتب کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن اس کوشش کے باوجود ان کی کتب میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ظاہر ہیں لیکن سبحانہ تعالےٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا اس لئے یہ اوّل تا آخر محفوظ رہا۔

اس بات کا رد کہ یہ صرف دعوےٰ ہی نہیں حقیقت ہے۔ اس طرح کیا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اسی لئے تو زیادتی اور نقص سے پاک رہا ہے اور دوسرے کلام ان صفات حسنہ سے مبرّا ہیں اور اس کی ترتیب ایسی ہے کہ اس میں زیادتی یا کمی ممکن ہی نہیں۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح ثابت ہوتا ہے کہ بسم اللہ بھی قرآن کا ہی حصّہ ہے۔ بصورتِ دیگر یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہے گا کہ قرآن میں بسم اللہ لکھ کر زیادتی کی گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (اور جب یہ مان لیا جائے کہ صحابہ کرامؓ نے قرآن میں بسم اللہ لکھ کر زیادتی کی ہے) تو یہ ماننا پڑے گا کہ ممکن ہے انہوں نے کمی بھی کی ہو۔ اور پھر ہم قرآن مجید کو بطور حجت پیش بھی نہیں کر سکیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس آیت میں حروف تاکید بار بار لا کر قرآن مجید کی عظمت و جلالت اور ضخامت بیان کی گئی ہے۔"

(جلد ۴ ص۲۷ طبعة اولی مطبعة الکبریٰ المیریة مصر ۱۳۰۱ھ)

● امام محمود بن عمر الزمخشری متوفی ۵۲۸ھ "تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل" میں تحریر کرتے ہیں:۔

انا نحن نزلنا الذکر:۔ اس آیت میں کفار کے استہزاء اور انکار کا رد کیا ہے۔ کفار استہزاء سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں۔ یا ایّھا الذی نزّل علیہ الذکر (اے وہ شخص جس پر یہ نصیحت آموز کلام نازل ہوا ہے) اس کے جواب میں خدا تعالےٰ نے فرمایا (تم اس بات کو عجیب جانتے ہو کہ ایک امّی یتیم پر ہمارا کلام کیسے نازل ہوا تو سن لو) انّا نحن یقیناً ہمیں نے اس کو نازل کیا ہے۔ گویا اس میں بڑی تاکید پائی جاتی ہے کہ وہی ذات درحقیقت اس کو نازل کرنے والی ہے اور وہی ذات ہے جس نے حضرت جبرائیلؑ کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور حضرت جبرائیل کے آگے اور پیچھے خاص حفاظت کا انتظام تھا۔ یہاں تک کہ قرآن نازل ہو گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور شیطان اس میں کوئی نقص پیدا نہ کر سکا۔ اور وہی ذات ہے جو قرآن کی ہر آن ہر قسم کی زیادتی اور کمی اور تحریف و تبدل سے حفاظت کرے گی لیکن کتب سابقہ کے ساتھ حفاظت کا یہ انتظام نہ تھا۔ خدا نے پہلی کتب کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی تھی۔ اُن کتب کی حفاظت ربانی علماء اور پادری وغیرہ کرتے رہے اسی لئے وہ محفوظ نہ رہ سکیں۔ علماء نے اپنی ذاتی مناقشت اور مخالفت کی وجہ سے ان کتب میں بھی تحریف کر دی۔

اگر یہ اعتراض اٹھایا جائے کہ جب خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا تھا انّا نحن نزلنا الذکر۔ اور کفار کے استہزاء اور تکفیر کا رد فرمایا تھا تو پھر آگے یہ قول کیونکر ملا دیا " وانّا لہٗ لحافظون" (گویا پہلا قول ہی کافی تھا۔ جو چیز خدا تعالیٰ نازل فرما رہا ہے اس کی حفاظت بھی کرے گا) میں کہتا ہوں کہ آیت ماقبل کے اس حصّہ کو خدا تعالےٰ نے بطور دلیل کے بیان فرمایا ہے تا ثابت ہو کہ وہی قرآن کا نازل کرنے والا ہے۔ کیونکہ اگر یہ قرآن انسان کا کلام ہوتا۔ اور نشان اور معجزہ کی حیثیت کا حامل نہ ہوتا تو پہلی کتب کی مانند ضرور اس میں کمی و بیشی کی جاتی۔" (جلد ۱ ص۱۷۶ زیر تفسیر انا نحن نزلنا الذکر وانّا لہٗ لحافظون)

● علامہ بیضاوی تفسیر "انوار التنزیل" میں لکھتے ہیں:۔

" انا نحن نزلنا الذکر:۔ ان الفاظ میں کفار کی تکفیر اور استہزاء کا رد تحدی کے ساتھ کیا ہے۔ بار بار حروف تاکید لا کر انہیں چیلنج کیا ہے۔ اور پھر دلیل کے طور پر "انّا لہٗ لحافظون" کہہ کر اس کو ثابت کیا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ قرآن کو تحریف۔ زیادتی اور نقص سے پاک رکھے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے کلام بشر اور اپنے کلام کے درمیان اسے ایک معجزہ کے طور پر پیش فرمایا ہے (اہلِ زبان اس بات سے واقف ہیں کہ قرآن مجید کی ترتیب میں کسی قسم کا تغیر نہیں کیا جا سکتا (کیونکہ اس صورت میں فصاحتؔ بلاغت اور معانی بُری طرح متاثر ہوتے ہیں) اور قرآن میں کسی قسم کا خلل بھی واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسکی حفاظت کی ضمانت لی ہے اور اس میں کوئی طعن و تشنیع بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کلام خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔"

(الجزء الثالث ص۱۶۶ مطبعة دار الکتب العربیة الکبریٰ مصر)

تفسیر جلالین میں علامہ جلال الدین محلی اور علامہ جلال الدین سیوطی نے مذکورہ بالا تفسیر سے زائد کوئی بات نہیں لکھی۔

حفاظتِ قرآن کریم پر غیر مسلموں کی شہادتیں

ولیم میور نے لکھا ہے:۔

"What we have thought possibly created and modified by himself is still his own."

(دیکھو التفسیر کبیر جلد ۳ طبع اوّل ص۵۱۲)

یعنی جو قرآن ہمارے پاس ہے گو یہ ممکن ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اسے خود بنایا ہو لیکن یہ ہے وہی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔

پھر لکھتا ہے:۔

We may upon the strongest presumption affirm that every verse in the Quran is genuine and

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کے کوئی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ آپ سے پہلے مجددین بھی زندہ نبوت محمدیہ کے مظہر تھے۔ مگر آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت پھر قائم کی جاتی ہے۔ اس لئے مسیح موعود علیہ السلام زندہ نبوتِ محمدیہ کا کامل مظہر ہے۔ وہ نہ کوئی پُرانا نبی ہے اور نہ کوئی نیا نبی ہے۔ البتہ اس کو زندہ نبوتِ محمدیہ کی چادر پہنائی گئی ہے تاکہ اس زمانہ کے کفر۔ شرک اور الحاد کے لشکروں کا مقابلہ کرے۔ یہ لڑائی ایک دو دن کی نہیں ہے یہ اس وقت تک جاری رہنی ہے جب تک کفر و شرک اپنی پوری طاقتیں میدان میں لے آئے۔ چنانچہ روز بروز وہ اپنی نئی نئی طاقتیں میدان میں لا رہے ہیں۔ اس سے زندہ نبوت محمدیہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا بلکہ اس کی طاقتیں بھی بالمقابل ابھر رہی ہیں جس طرح صدر اوّل میں کفر و شرک کی طاقتیں ایک نقطۂ کمال تک پہنچی تھیں اور ساتھ ساتھ نبوتِ محمدیہ بھی بتدریج ابھرتی چلی گئی تھی یہاں تک کہ مکہ فتح ہوا۔ پھر تمام عرب اور پھر ایران اور روم کی حکومتوں نے دم توڑ دیا اسی طرح اب بھی ہو گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے تین سَو سال کی حد بتائی ہے۔ انشاء اللہ آپ کی بعثت سے تین سَو سال کے اندر اندر تمام دنیا اسلام کے حلقے میں آجائے گی۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ آخری فتح کے لئے پُرامید ہے۔ بظاہر فتنہ بڑھتا ہوا نظر آتا ہے مگر جماعتِ احمدیہ نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلام کا پھریرا لہرا دیا ہے۔ اسی طرح جس طرح صدر اوّل میں کفر کی طاقتوں کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اسلامی قوت بھی بڑھتی چلی جاتی تھی۔ صدر اوّل میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کی جلالی شان کا ظہور تھا اس لئے وہ جلد تکمیل کو پہنچ گیا مگر آخری زمانہ میں آپ کی شان جمالی کا ظہور ہونا ہے جو آہستہ آہستہ ہو گا جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام سے متأثر ہو کر اقبال نے بھی کہا ہے ؎

ہو چکا ہے قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

unaltered composition of Mohammad himself.

(P. 25, 26)

یعنی ہم مضبوط سے مضبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرف و غیر مبدل کتاب ہے۔"

سر ولیم میور آگے رقمطراز ہیں:-

To Compare This pure texts with The various readings of our scriptures is To Compare Things between which There is no analogy.

(Foot note No 1. P. 22)

مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر مبدل کتاب کا اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہم کوئی بھی مشابہت نہیں۔

اسی طرح وان ہیمر (جرمنی) نے کہا ہے:-

"ہم قرآن کو محمدؐ کا کلام اسی طرح یقین کرتے ہیں جس طرح مسلمان اس کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔"

(بحوالہ اعجاز التنزیل صفحہ ۵)

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں انّا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون کی جو مہتم بالشان تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا ایک اقتباس یہ ہے۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"..... یہ ایک نہایت ہی زبردست آیت ہے اور ایسی عجیب ہے کہ اکیلی ہی قرآن مجید کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ اس میں کتنی تاکیدیں کی گئی ہیں پہلے اِنَّا لایا گیا ہے پھر "نا" کی تاکید نحن سے کی گئی ہے۔ پھر آگے چل کر ایک اور اِنَّا اور لام لایا گیا ہے گویا تاکید پر تاکید کی گئی ہے۔ کفار نے انّک لمجنون کے جملہ میں دوہری تاکید سے کام لے کر تمسخر کیا تھا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ تاکید کے چار ذرائع استعمال کرتا ہے اور فرماتا ہے انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون۔ سنو! ہم نے ہاں یقیناً ہم نے ہی اس شرف و عزت والے کلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اُتارا ہے اور ہم اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یقیناً ہم اس کی خود حفاظت کریں گے۔ اللہ اللہ کس قدر زور ہے کس قدر حتمی وعدہ ہے۔ ....."

(تفسیر کبیر یونس تا کہف جلد ۳ طبع اوّل مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان صفحہ ۵۱۰، ۵۱۱)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے "انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً (سورۃ المزمل رکوع ۱ آیت ۶) کی تفسیر فرماتے ہوئے حفاظتِ قرآن سے متعلق فرمایا:-

"اسی بطن کے ماتحت یہ معنی بھی ہیں کہ قرآن شریف میں سے کبھی ایک لفظ اِدھر سے اُدھر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسا کلام اتاریں گے جو کہ اپنی جگہ پر ہی جما رہے گا۔ دنیا اس کا ایک لفظ ایک نقطہ۔ ایک شوشہ بھی اِدھر سے اُدھر نہیں کر سکے گی۔ دنیا کی تمام الہامی کتب مسخ ہو گئی ہیں انجیل اپنی اصلی حالت میں نہیں۔ زبور اصلی نہیں۔ توریت پہلی سی نہیں لیکن قرآن شریف کا تیرہ سَو سال میں کوئی ایک شوشہ بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کی حفاظت کے لئے کئی ایک سامان مہیا فرمائے ہوئے ہیں۔ (۱) ہم پانچ وقت ہر روز نمازیں پڑھتے ہیں (۲) تلاوت کرتے ہیں (۳) تہجد میں پڑھتے ہیں (۴) تراویح میں ماہِ رمضان میں سارا قرآن پڑھا جاتا ہے (۵) درس ہوتے ہیں (۶) حفاظ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ (۷) قرآن کے چھپے ہوئے نسخے ساری دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں (۸) اگر قرآن شریف ایک ہی حکومت میں ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اس کو مٹا دیتی لیکن قرآن کریم کے ماننے والے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ساری دنیا پر کبھی ایک سلطنت نہیں ہو سکتی اس لئے قرآن شریف ہرگز کبھی مٹایا نہیں جا سکتا۔ اگر ایک وقت میں ہلاکو خان نے ایران و عراق کو فتح کیا تو ایسے ملک بھی بکثرت موجود تھے جہاں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ دوسرے مذاہب کی کتابوں کے مسخ ہو جانے کی یہی وجہ ہے چونکہ وہ ایک ہی ملک میں تھیں اس لئے اس ملک کی مخالف حکومت آسانی سے ان کے مسخ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ایرانیوں کے مذہب کو سکندر نے تباہ کر دیا کیونکہ وہ صرف ایران میں ہی تھا لیکن اگر وہ مصر۔ چین اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں بھی ہوتا تو سکندر کے مٹانے سے نہ مٹ سکتا..... اب چونکہ مسلمان کُھستن ہو گئے ہیں اس لئے خدا تعالےٰ نے مطبع نکال دیئے جن کی وجہ سے قرآن شریف کی حفاظت ہو رہی ہے۔"

(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۳)

(درس القرآن)

قرآن مجید کی حفاظت کے الٰہی اسباب

خدا تعالےٰ نے اس کتاب سے متعلق ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا تھا "انّ علینا جمعہٗ و قرآنہ (القیامۃ آیت ۱۸) کہ اس قرآن کو جو اس وقت سینوں میں محفوظ اور چمڑے کے ٹکڑوں پتوں اور پتھر کی سلوں اور ہڈیوں پر مرقوم ہے ہم ایک دن ایک جگہ اکٹھا کر دیں گے۔ اور پھر اس سرچشمۂ علم و ہدیٰ کی دھوم عرب میں ہی نہیں بلکہ چار دانگ عالم میں مچیگی۔ یہ قرآن عرب سے نکلے گا اور ایشیا میں مومنوں کے قلب و نظر اسکے نور سے جگمگا اُٹھیں گے۔ یہ قرآن بکمال حفاظت جوں کا توں یورپ میں پہنچے گا اور کلیسا کی دیواروں کو متزلزل کر دیگا افریقہ کا تاریک براعظم اسکی نورانی کرنوں سے منور ہو جائے گا۔ براعظم امریکہ کے سفید فام طیور برضا و رغبت اسکے گھنیرے سایوں میں بسیرا کریں گے۔ صبح سویرے ہر گھر سے مترنم صدائیں بلند ہونگی جن کے سامنے طاؤس و رباب کے سوز و ساز کی بھی کچھ حقیقت نہ ہو گی۔ یہ آوازیں تلاوتِ قرآن مجید کی ہونگی ؎

از نورِ پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صفا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
یوسف بقعرِ چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ
از مشرقِ معانی صدہا دقائق آورد
قدِّ ہلالِ نازک زاں نازکی خمیدہ
کیفیتِ علومش دانی چہ شان دارد
شہدیست آسمانی از وحیِ حق چکیدہ
آں نیّرِ صداقت چوں رو بعالم آورد
ہر بومِ شب پرستے در کُنجِ خود خزیدہ
روئے یقیں نہ بیند ہرگز کسے بدُنیا
الّا کسے کہ باشد بارویش آرمیدہ
آنکس کہ عالمش شد شد مخزنِ معارف
واں بیخبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ
بارانِ فضلِ رحماں آمد بمقدمِ او
بد قسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ
میلِ بدی نباشد الّا رگے ز شیطاں
آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ
اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوبِ من توئی بس
زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

(درثمین فارسی صفحہ ۳۴۔۳۵ پبلشر مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(باقی)

وزیر اعظم آسٹریلیا کو تبلیغ اسلام

جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور)

گزشتہ دنوں آسٹریلیا کے نئے وزیر اعظم ملائیشیا میں مقیم آسٹریلین فوجوں کا جائزہ لینے کے لئے بعض دیگر وزراء کے ساتھ سنگاپور بھی آئے۔ اس موقع سے تبلیغی فائدہ اٹھانے کے لئے آسٹریلین ہائی کمشنر صاحب سنگاپور کی وساطت سے وزیر اعظم کے ساتھ رابطہ پیدا کیا گیا اور انہیں قرآن کریم انگریزی لائف آف محمد اور دیگر اسلامی کتب بزبان انگریزی تحفۃً پیش کر کے ایک میمورنڈم کے ذریعہ انہیں اسلام قبول کرنے اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے قرآن کریم اور کتب وغیرہ قبول کر کے مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر کیا اور آسٹریلیا واپس پہنچ کر جماعت کے نام شکریہ کا خط لکھا۔

ذیل میں افادۂ عام کی غرض سے ان کو پیش کردہ میمورنڈم کا ملخص اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔

جناب عالی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی خدمت میں یہ میمورنڈم پاکستان کا ایک شہری اور جماعت احمدیہ کا نمائندہ مقیم سنگاپور جماعت سنگاپور اور ملیشیا کی طرف سے پیش کر رہا ہے۔ وزیر اعظم بننے کے بعد پہلی مرتبہ آپ کے یہاں تشریف لانے پر ہمیں خوشی ہے اور ہم آپ کو خوش آمدید کہتے اور ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ملک کے باشندوں کو مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات بھی نوازے اور سفر و حضر میں آپ کو اپنے جملہ نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ایک عالمگیر مذہبی جماعت یعنی احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے نزدیک مذہب اسلام اور اسکی بے نظیر تعلیمات ہی دنیا میں ایسی بیش قیمت قابل قدر اور مفید ترین تحفہ ہیں جو ایسے موقع پر آپ کی خدمت میں اپنے مذہبی جذبات و خیالات ایک میمورنڈم کی صورت میں اسلام کی مقدس کتاب القرآن الکریم اور دیگر مذہبی کتب کے ساتھ پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپ ضرور وقتِ فرصت ان کا مطالعہ فرمائیں گے۔

مذہب سے بیگانگی

یہ امر افسوسناک ہے کہ موجودہ زمانہ کی نسلِ انسانی مذہبی امور سے نہایت ہی بے گانگی اور بے اعتنائی سے پیش آ رہی ہے اور اپنے خالق و مالک حقیقی واحد خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے سے افسوسناک طور پر گریزاں ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد نہایت ہی قلیل نظر آتی ہے جو مذہبی امور سے دلچسپی رکھتے یا مذہب کو اپنی زندگی کے لائحہ عمل کا ایک ضروری حصہ قرار دیتے ہوں اسی لحاظ سے ہمارا آپ کی خدمت میں آج مذہبی خیالات پیش کرنا آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہوگا۔

تاہم جو بھی حالات ہوں ہم آپ تک اپنے خیالات اور اسلام کی سچائی پیش کرنے کے اس اہم موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اگر انسان ذرا غور و فکر اور عقل سے کام لے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ مذہب کے بغیر ایک انسان کسی صورت میں بھی ایک حقیقی اور کامل اور مفید وجود کہلانے کا مستحق نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ہماری مکرر درخواست ہے کہ آپ فرصت کے اوقات میں مذہب کی ضرورت و اہمیت اور پھر اللہ تعالیٰ کے عالمگیر اور سچے مذہب اسلام کی تعلیمات اور اصولوں پر ضرور سنجیدگی سے غور فرمائیں اور اگر آپ اپنی غیر جانبدارانہ تحقیق کے نتیجہ میں اسے سچا پائیں تو ضرور بلا خوف (بہتر لائم) حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا نجات دہندہ اور رہنما تسلیم فرمائیں۔

قرب الٰہی کا واحد ذریعہ

میرے خیال میں ایک عیسائی ہونے کے لحاظ سے یہ تو آپ کو پہلے ہی تسلیم ہوگا کہ یہ دنیا یہ زمین و آسمان ایک قادر و قیوم زندہ خدا کے پیدا کردہ ہیں اور وہی یہ سارا کارخانۂ عالم چلا رہا ہے اور کہ اس دنیوی زندگی کے اختتام اور موت سے ہی انسان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ موت کے بعد دوسرے عالم میں ہر انسان کو ایک اور اصلی اور ابدی زندگی حاصل ہونی ہے جس کے اتم طور پر حصول سے پہلے حساب و کتاب ہونا ہوگا اور ہر انسان اپنے اعمال کے نتیجہ میں جزا یا سزا پائے گا۔

یہ بھی آپ جانتے ہوں گے کہ اس دنیا میں انسانی زندگی کا مقصد وحید اللہ تعالیٰ کا مظہر اور اس کا حقیقی عبد بننا ہے۔ اس مقصد کو اتم طور پر پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضاء و رحمت کا حصول نہایت ضروری اور لابدی ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ فی زمانہ انسانی زندگی کا یہ مقصد وحید سوائے اسلام کی تعلیم اور اسلام کے بانی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے کے اور کسی صورت میں اور کسی مذہب پر عمل کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلام آخری اور کامل مذہب ہے۔ جس نے آکر ہمیشہ کے لئے تمام سابقہ مذاہب منسوخ کر دیئے ہیں اسلام اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ آپ قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کے مطالعہ کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتے۔ اور اسی غرض کے لئے ہم آپ کی خدمت میں قرآن کریم اور دیباچہ قرآن کریم اور دیگر اہم کتب پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ بذاتِ خود تحقیق فرما کر ہمارے مذکورہ بالا دعوے کو پرکھ سکیں اور صحیح ہونے کی صورت میں حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

قرآن کریم اور بائیبل کا موازنہ

اس میں شک نہیں کہ بائیبل یعنی تورات و انجیل وغیرہ کسی وقت الہامی اور قابل عمل کتب تھیں مگر موجودہ بائیبل محرف و مبدل ہو جانے کی وجہ سے انسانی کلام کے ساتھ خلط ملط ہو چکی ہے اور قرآن کریم کے نزول سے اس کا دورہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے گو اب بھی بائیبل میں بہت سی قابل قبول سچائیاں موجود ہیں مگر قرآن کریم کے مقابل میں اب وہ ایک ناقابل عمل غیر مکمل اور منسوخ کتاب ہے۔ ذیل میں آپ کی خدمت میں ہم مختصر طور پر چند امور ایسے پیش کرتے ہیں جو بائیبل کے مقابل پر قرآن کریم کی افضلیت اور برتری ثابت کرتے ہیں اور جن کے ثبوت مہیا کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر طرح سے ذمہ دار ہیں بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے آپ خود ہی ان کی تصدیق فرمالیں گے۔

۱۔ قرآن کریم شروع سے آخر تک براہ راست اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مگر بائیبل نہیں۔

۲۔ قرآن کریم میں وقت نزول سے آج تک کوئی ذرا بھر بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا اور اس کا متن اس کی اصلی صورت میں بعینہٖ موجود ہے۔ مگر بائیبل میں سینکڑوں تغیر و تبدل اور تحریفات ہو چکی ہیں اور آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس کا اصل متن صحیح صورت میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

۳۔ قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور جامع مانع دستور عمل ہے جس میں ہر ضروری امر اور زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تفصیلی اور تسلی بخش ہدایات و احکامات موجود ہیں مگر بائیبل ایسی نہیں ہے

۴۔ قرآن کریم جس زبان میں اترا وہ آج تک زندہ اور دنیا کی اہم ترین زبانوں میں سے ہے۔ مگر بائیبل کے نبیوں یا مسیح نے جس زبان میں کلام کیا وہ زندہ نہیں اور نہ ہی مسیح کی طرف منسوب شدہ کلام ابتداء میں اسکی زبان میں لکھا گیا تھا۔

۵۔ قرآن کریم ایک رب العالمین تمام بنی نوع انسان سے یکساں سلوک اور ایک جیسی محبت کرنے والے خدا کو پیش کرتا ہے لیکن بائیبل صرف ایک قومی یعنی بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی ہے جس نے صرف بنی اسرائیل کو اپنی خاص مقرب اور چہیتی قوم بنایا

۶۔ قرآن کریم کا پیغام اور تعلیم دنیا کی تمام اقوام اور تمام بنی نوع بشر کے لئے ہے مگر بائیبل کا پیغام یا تعلیم ہمیشہ ایک قوم سے ہی مخصوص رہی۔

۷۔ قرآن کریم سابقہ نبیوں کی صحیح تاریخ اور ان کے صحیح حالات بتا کر انہیں ہر قسم کی لغزشوں اور گناہوں سے پاک اور معصوم قرار دیتا ہے۔ مگر بائیبل نہ صرف سب سابقہ انبیاء کو گنہگار اور ڈاکو اور بدکار ٹھہراتی ہے۔ بلکہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف بھی ایسے واقعات اور کلام منسوب کرتی ہے۔ جو انہیں گنہگار ٹھہراتے ہیں۔

قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی دوسری الہامی کتب کے حوالہ جات کا ذکر ہے یا تاریخی واقعات بیان ہوئے ہیں کسی ایک جگہ بھی کوئی بات کوئی حوالہ یا تاریخی واقعہ کسی لحاظ سے بھی غلط بیان نہیں ہوا۔ بلکہ قرآن کریم نے اکثر امور میں دوسری کتب کی غلطیوں کی تصحیح کی ہے۔ مگر بائیبل کے متعلق اب عیسائی سکالر خود معترف ہیں کہ اس میں غلط تاریخ اور غلط حوالے نہ صرف پرانے عہد نامہ میں بیان ہوتے ہیں بلکہ خود مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی طرف بھی غلط حوالے منسوب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۔ قرآن کریم کی پیشگوئیاں ... عقائد اور تعلیم درحقیقت عقل کے مطابق اور ... اور قابل عمل ہیں مگر بائیبل کی طرف منسوب شدہ کئی عقیدے اور کئی تعلیمیں نہ صرف خلاف عقل و نقل اور ناقابل فہم ہیں۔ بلکہ ان پر عمل پیرا ہونا انسانی فطرت کے خلاف اور طاقت سے بالا ہے۔

۱۰۔ قرآن کریم میں بیان کردہ کوئی پیشگوئی کسی لحاظ سے بھی غلط ثابت نہیں کی جا سکتی بلکہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مگر بائیبل کی کئی ایک پیشگوئیاں صریح طور پر غلط ثابت ہو چکی ہیں جن کا اعتراف آج خود یورپ کے بڑے بڑے ببلیکل سکالر کر رہے ہیں۔

۱۱۔ قرآن کریم میں اخروی زندگی اور جنت و دوزخ کا تصور اور ان کے اثبات کے دلائل جس کثرت اور جس معقول اور قابل قبول اور عام فہم رنگ میں بیان ہوئے ہیں وہ اس کے کلام الٰہی ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ مگر بائیبل میں اس کا دسواں حصہ بھی ایسے واضح رنگ میں بیان نہیں ہوا جو انسانی روح کی تسلی اطمینان کا موجب ہو سکے۔

مذکورہ بالا امور کے علاوہ قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت جو لاینحل مشکلات اور قومی مسائل دنیا کی بڑی طاقتوں کو درپیش ہیں۔ ان سب کا معقول قابل قبول اور منصفانہ حل اللہ تعالیٰ نے اصولی طور پر پہلے ہی قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہوا ہے۔ ضرورت صرف غیر جانبدارانہ طور پر غور و فکر کرنے تعصب و عناد کی پٹی کو آنکھوں سے اتار دینے و دنیوی اقتدار اور طاقت و فوقیت کے حصول کی طمع کو دل سے دور کرنے اور نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی پیشکردہ راہنمائی قبول کرنے کی ہے۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بنی نوع انسان اور خاص کر اپنی قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے اور حق کی طرف ہدایت فرمائے۔ آمین

جواب از وزیر اعظم آسٹریلیا

کینبرا — از وزیر اعظم آسٹریلیا

25 May 1966

ڈیر مسٹر صدیق

آپ کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر کتب مع مذہبی امور پر مشتمل ایک چٹھی کے وزیر اعظم کو مل چکی ہیں

وزیر اعظم نے آپ کا خط پڑھا وہ آپ کے مذہبی جذبات اور خط میں مذکورہ خیالات کی قدر کرتے اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔

E. J. Bunting

سیکرٹری

سیکرٹریان تحریک جدید مشورہ دیں

امسال تحریک جدید کے سیکرٹری کا عہدہ بھی مقامی جماعتوں کی مجلس عاملہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس نئے اعزاز سے سیکرٹریان تحریک جدید میں مسرت اور بیداری کی ہر نظر آتی تھی جس کے پیش نظر امید تھی کہ اکثر سیکرٹریان حضرات مرکز کو بھی باقاعدہ ماہانہ رپورٹ بھجوانا شروع کر دیں گے۔ لیکن روداد کا تجربہ بتلاتا ہے کہ محدودے چند احباب نے رپورٹ بھجوانے کے کام کو اہمیت دی ہے۔ چنانچہ جماعت ہائے کراچی۔ جیکب آباد۔ گوجرانوالہ۔ گوجرخان۔ ربوہ چک ۹۸ جنوبی سرگودھا۔ چک ۹۶ جنوبی۔ بنوں وغیرہ کے سیکرٹریان حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے — لیکن سوال یہ ہے کہ اس بارہ میں معتدبہ حصہ نے باوجود کام کرنے کے مرکز کو رپورٹ بھجوانا ضروری نہیں سمجھا تو اس کی کیا وجوہ ہیں — کیا ماہانہ رپورٹ مرکز کو بھجوانا سیکرٹریان کے لئے تکلیف مالایطاق ہے؟ اگر یہ درست ہے تو پھر کیا سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے؟ بہرحال یہ ایک اہم سوال ہے جسے شہری اور دیہاتی ہر دو ماحول کے دوستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے حل کرنا ہے —

پس سیکرٹریان تحریک جدید مشورہ دیں کہ مرکز میں رپورٹ بھجوانے کا کون طریق ان کی نظر میں مفید اور قابل عمل رہے گا۔ تا وقتیکہ کوئی نیا طریق اختیار کرنے کا فیصلہ ہو سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹ دفتر ہذا میں باقاعدگی سے بھجوانے کا اہتمام فرماتے رہیں کہ آئندہ مجلس شوریٰ پر ہر امارت مکلف ہوگی کہ وہ اپنی سالانہ مساعی کی رپورٹ پیش کرے۔ پس تحریک جدید کے شعبہ کو ابھی سے اس کی تیاری کر لینی چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ انصار اللہ (جولائی)

ماہنامہ انصار اللہ کا جولائی شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ کسی خریدار کا نام رہ نہ جائے لیکن اگر اس کے باوجود کسی صاحب کو پرچہ نہ ملے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر دفتر کو اطلاع ملنے پر پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ خریدار احباب مہربانی فرما کر اس بات کا خیال ضرور رکھیں کہ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع اگر دفتر کو چند روز کے اندر اندر نہ ملے تو پھر پرچہ بھیجنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات چند روز گذرنے کے بعد تمام کاپیاں ختم ہو گئی ہوتی ہیں۔

جولائی کے شمارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں سے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں وہ اس بات کی طرف پرزور توجہ دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو نرے اقوال پسند نہیں بلکہ پرخلوص اعمال کی ضرورت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون علم النفس کے موضوع پر ہے حضور رضی اللہ نے قرآنی آیات کے ساتھ علم النفس پر نہایت مفید اور دلچسپ روشنی ڈالی ہے۔ اس شمارے میں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کا ایک نہایت ہی اہم اور قیمتی مضمون "سلطان البیان کی معجز بیانی" شامل اشاعت ہے۔ یہ مضمون حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر سے متعلق ہے۔ مکرم مرزا صاحب نے نہایت اچھے پیرایہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ مضمون پرچے کے تیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

مدیر ماہنامہ نے اپنے مخصوص رنگ میں "حقیقی مومنوں کی ایک خاص علامت" پر قلم اٹھایا ہے۔ اور اس اداریے میں موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی خرابیوں میں سے دو خرابیوں — بخل اور اسراف — سے ہر رنگ میں کلی طور پر بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ہماری جماعت جس کے سامنے ایک اتنا بڑا کام ہے کہ جس کی وسعت کا اندازہ کر کے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔ اسے ہر لمحہ اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات واضح ہے کہ بخل اور اسراف دونوں ہی ایسی باتیں ہیں جو قربانیوں کی راہ میں دیوار کی طرح حائل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھے اور اپنی استعدادوں سے بھی بڑھ کر قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

ماہنامہ انصار اللہ آپ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں برائے فائرمین گریڈ III کی ۶۰ اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان سکونت رکھنے والے امیدواران سے ۴ اگست ۱۹۶۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ۳۳ فیصد اسامیاں ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے بیٹوں، پوتوں، اور زیر کفالت بھائیوں (جن کا والد وفات پا چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں

قابلیت:

ڈویژنوں کے نتیجہ کا اعلان ہونے پر میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن (قبائلی علاقوں کے امیدواروں اور ریلوے ملازمین کے بیٹوں وغیرہ کے لئے جیسا کہ پیرا نمبرا میں درج ہے تھرڈ ڈویژن) یا جونیئر کیمبرج یا اسکے مساوی امیدواران میڈیکل میں کلاس اے (I) میں فٹ ہوں اور قد ۵ فٹ ۵ انچ۔ پھیلاؤ کے ساتھ چھاتی ۳۲ انچ اور پھیلاؤ ۲ انچ اور وزن ۱۱۵ پونڈ ہو۔

عمر:

امیدواران ۴۔ اگست ۱۹۶۶ء کو ۱۷ سال سے زیادہ اور ۲۰ سال سے کم عمر ہوں

تنخواہ وغیرہ

تربیتی مدت تین سال ہے جس کے دوران امیدوار کو ۱۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ ٹریننگ کی کامیاب تکمیل پر اگر ملازمت میں رکھا گیا تو وہ فائرمین گریڈ III کے طور پر ۱۱۰-۵-۱۷۰ روپے کنسالیڈیٹڈ اسکیل میں ۱۱۰/- روپے ماہوار تنخواہ پر تقرری کے اہل ہوں گے۔

درخواستوں کی ترسیل:

درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہیں۔ ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پُر کرکے نزدیکی دفتر روزگار کی وساطت سے ڈپٹی چیف میکینیکل انجینئر (ریلوے) ... مغلپورہ لاہور کے پاس ۴۔ اگست ۱۹۶۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں درخواستوں کے ہمراہ فارم میں پُر کئے جانے والی قابلیت کی مصدقہ نقول اسناد اور متعلقہ ضلع کے کلاس I مجسٹریٹ سے حاصل کردہ سکونتی سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا ہوگا۔ پسماندہ علاقوں پر ڈیکلیئرڈ اور قبائلی علاقوں و ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ لازمی ارسال کریں۔ ریاست آزاد کشمیر کے امیدواران منسٹری آف کشمیر افیئرز۔ گورنمنٹ آف پاکستان سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔

خاص مراعات: پسماندہ ڈیکلیئرڈ اور قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے عمر کی زیادہ حد میں ۳ سال کی رعایت اور درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہے۔

۱۴۸(لا)۱۴۱۱

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۲۱۷۰

میں محمد شہاب الدین ثاقب ولد محمد شمس الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۲۳ دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن دار السلام ۱۵ نیو ٹیگرا روڈ ڈاک خانہ کلکتہ ۱۵ ضلع و شہر کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹؍۴؍۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

جائداد کوئی نہیں ماہوار تنخواہ مبلغ ستر روپے تھا یہ تنخواہ ۱۹۲۹ء میں تھی اب مبلغ -/۱۰۰ روپے کی آمد کا چندہ دے رہا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسی طرح جو جائداد پیدا کروں گا یا تنخواہ میں اضافہ وغیرہ ہو تو اس پر بھی شرح ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد شہاب الدین ثاقب۔

گواہ شد:۔ محمد شمس الدین موصی ۲۶۲۰ والد موصی محمد شہاب الدین ثاقب ۹؍۴؍۱۸

گواہ شد:۔ حافظ محمد عبد السمیع موصی مبلغ سلسلہ احمدیہ جسونت بلڈنگ لاہور

وصیت نمبر ۱۳۴۶۵ میں محمد سلیمان بی اے۔ ولد محمد یوسف صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت گورنمنٹ عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاک خانہ خاص ضلع بمبئی صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴؍۱؍۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائداد میں میرے پاس اس وقت پانچ صد روپیہ نقد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے تنخواہ کی صورت میں -/۲۸۰ روپیہ ملتا ہے میں اپنی اس آمد کا یا آئندہ جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد موصی محمد سلیمان بی اے۔

54, Kamali pura 10th ST.—
Bombay — 8

گواہ شد:۔ کمال الدین احمد ولد مومن حسین صاحب ساکن مومن منزل محلہ سعید آباد حیدر آباد دکن حال بمبئی

گواہ شد:۔ چوہدری شفیع احمد گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔ نزیل بمبئی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۲

میں محمد حمید اللہ ولد محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔ ایل ایل بی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵؍۳؍۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد ایک دستی گھڑی ہے جس کی موجودہ قیمت -/۱۲۵ روپیہ ہے مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے -/۲۵ روپے ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ محمد حمید اللہ موصی ولد محمد عبد اللہ صاحب۔

گواہ شد:۔ مولوی عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

گواہ شد:۔ مرزا وسیم احمد قادیان

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نظارت تعلیم کے اعلانات

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں کے لئے ضرورت:۔

داخلہ پی او ایف اپرنٹس مکینکس گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی دوران ٹریننگ وظیفہ سال اول تا چہارم بالترتیب -/۸۰ - -/۸۵ - -/۹۰ - -/۱۰۰ ماہوار سہ سالہ کورس کے بعد ڈپلومہ۔ تنخواہ چارج میں ۲۰۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۴۲۰ شرائط ۶۶/۸/۱ کو عمر ۱۶ تا ۲۰ سال میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ پانچ سالہ سروس لازم درخواستیں معہ پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقول اسناد و پوسٹل آرڈر -/۵۰ پیسے ۶۶/۸/۲۰ تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او ایف بورڈ واہ کینٹ۔ (پ ٹ ۶۶/۷/۱۱)

انجنیئرنگ ڈگری کی بناء پر مستقل کمیشن پاکستان نیوی:۔

شرائط غیر شادی شدہ عمر ۶۶/۹/۱ کو ۲۱ ۲۳ سال تک ڈگری مکینیکل یا الیکٹریکل انجنیئرنگ ابتدائی تنخواہ -/۵۰۰۔ فارم نیول ہیڈ کوارٹرز سے۔ درخواستیں ۶۶/۸/۱ تک بنام نیول ہیڈ کوارٹرز (پ ٹ ۶۶/۷/۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلوی یونیورسٹی شیراز کے پانچ وظائف:۔

چار سالہ کورس بی اے۔ بی ایس سی مندرجہ ذیل مضامین۔ پرشین۔ انگلش۔ اکنامکس۔ سائیکالوجی۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بائیولوجی۔ پبلک ہیلتھ۔

۲۔ بی ایس ای۔ انجنیئرنگ۔ کیمیکل۔ مکینیکل۔ سول۔ الیکٹریکل پانچ سالہ کورس۔

۳۔ چار سالہ کورس متعلق ایگریکلچر

۴۔ ۸ سالہ پروگرام۔ میڈیسن۔

مالیت وظیفہ -/۱۵۰۰ ریال ماہوار ذاتی اخراجات کے لئے۔ خوراک و رہائش مفت فیس نہ ہوگی کرایہ آمد و رفت بذریعہ ایئر وار ستمبر ۱۹۶۶ء میں شیراز کے لئے روانگی ذریعہ تعلیم فارسی و انگریزی۔ شرط سیکنڈ کلاس میٹرک۔

درخواستیں مع نقول ۶۶/۷/۳۰ تک بشمول اسناد کے فوٹو۔ میڈیکل سرٹیفکیٹ۔ ذمہ داری والد بابت اخراجات آمد و رفت بنام سیکشن افسر منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد (پ ٹ ۶۶/۷/۱۴)

الیکٹریکل انسٹرومنٹیشن مکینکس:۔

شرائط:۔ میٹرک سائنس سہ سالہ تجربہ۔ درخواستیں بنام چیف انجنیئر ڈی اینڈ پی ایم سوئی۔ ناردرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ۔ پی او بکس ۹۴۔ لائل پور۔ (پ ٹ ۶۶/۷/۱۴)

داخلہ سی ٹی کلاس شرق پور۔

گورنمنٹ گرلز ہائی اینڈ نارمل سکول شرق پور۔ کل ۸۰ سیٹیں (۲۸ ریزرو برائے لاہور، ملتان۔ بہاولپور ڈویژن) درخواستیں ۶۶/۷/۳۱ تک۔

(پ ٹ ۶۶/۷/۱۴)

(نظارت تعلیم ربوہ)

دلفریب
زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

بیعت کی حقیقت اور اس کا اصل مفہوم!

جب مومن بیعت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی جان اور مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کی حقیقت اور اس کے اصل مفہوم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"بیعت کے معنے بیچنے کے ہیں جب مومن بیعت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی جان اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ

اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ

فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ دراصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے اس لئے بیعت کے وقت ایک مومن رسول سے نہیں بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے کہ اب میں نے اپنی جان کو ان انعاموں کے بدلے بیچ دیا جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔

جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچنا چاہے اور اس کے بدلے میں زیادہ دام اس کو مل جائیں تو وہ ایسے سودے کو کبھی واپس کرنا نہیں چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی عقلمند بھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہیں کرے گا۔ انسان کی جان یوں بھی تو بے حد خطرات میں ہے۔ بیعت کے وقت وہ اس کو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ہیں جو بیعت جیسے فائدہ مند سودے کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے اور پھر بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس سودے کے متعلقہ معاہدات کی پرواہ نہیں کرتا گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے۔

بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ جان اس کی اس کے پاس رہتی ہے وہ اپنی روزی زیادہ کماتا اور بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی دکان سے برتن خریدے اور دام دینے کے بعد وہ برتن دکاندار کے ہی سپرد کر دے کہ تم ہی اپنے پاس رکھو اور استعمال کرو اب اگر وہ کبھی ضرورت کے وقت اس سے مانگ لے اور وہ برتن دینے سے انکار کرے تو کیا وہ دکاندار داموں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بوجھ کر ناقص کپڑا فروخت کیا۔ جب وہ لے کر چلا گیا۔ تو اس کو خیال ہوا کہ اس تھان میں سوراخ تھا۔ اس کا دل ڈرا اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا اور کہا کہ میاں ذرا ٹھہرو۔ جو کپڑا تم نے خرید کیا ہے اس میں سوراخ ہے۔ اس نے جواب دیا کوئی حرج نہیں میرے روپے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے۔ اس کو کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنے والے کا حال ہے اگر وہ جان و مال سے گریز کرتا ہے تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ سچے داموں کا مستحق جبھی ہے کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنا دے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے تو دام بھی کھوٹے ملیں گے جو دوزخ ہے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہئیے کہ بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اس سے ہو گا جس سے اس نے بیعت کی ہے جان مال بیوی بچے اور دوسرے رشتے کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی جس نے صحابہؓ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انہوں نے بیعت کی اور اسے انجام تک نبھایا۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء)

درخواست دعا۔ عزیزم سید عبداللہ صاحب ابیر ظفر چک جھمرہ بعارضہ دل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (حکیم عبدالرحمن شاہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

برائے توجہ احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب جو جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر تھے راولپنڈی سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک کو ان کی جگہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا گیا ہے احباب ان کے ساتھ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۲ جولائی سے ۲۸ جولائی تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ہفتہ برائے حصول وعدہ جات و وصولی منا رہی ہے۔ دوست متعلقہ کارکنان سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور کارکنان کے پہنچنے پر انہیں اپنے وعدے سے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرتے ہوئے لکھوائیں بلکہ کارکنان کے پہنچنے کا انتظار کئے بغیر خود اپنے وعدے لکھوائیں اور جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو ادائیگی بھی فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنوئی ۲۱ جولائی۔ شمالی ویٹ نام کی فضا میں طیاروں اور میزائلوں کی خوفناک جنگ ہوئی۔ شمالی ویٹ نام کے میزائل یونٹوں۔ مگ طیاروں اور طیارہ شکن توپوں نے امریکی طیاروں پر جوابی حملہ کر کے بارہ طیارے مار گرائے۔ بہت سے دوسرے طیاروں کو نقصان پہنچایا اور متعدد ہوابازوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

راولپنڈی ۲۰ جولائی:۔ پاکستان کے اٹارنی جنرل مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے مرکزی وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ صدر ایوب نے ان سے حلف لیا۔ مسٹر شریف الدین پیرزادہ کے سپرد وزارت خارجہ کا قلمدان کیا گیا ہے یہ سادہ اور مختصر تقریب ایوان صدر میں ہوئی عہدے کا حلف لینے کے بعد صدر ایوب نے نئے وزیر خارجہ سے گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ مسٹر شریف الدین پیرزادہ عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد اسلام آباد میں دفتر خارجہ گئے وہاں وہ کچھ عرصہ ٹھہرے اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری اور دوسرے افسروں سے ملے۔

مظفر آباد ۲۱ جولائی۔ مقبوضہ کشمیر میں متعین ہندوستانی فوجوں نے عارضی جنگ بندی لائن کے علاقہ میں اپنی جارحانہ سرگرمیاں اور تیز کر دی ہیں۔ پیر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں انہوں نے عارضی جنگ بندی کی ۲۷ خلاف ورزیاں کیں۔ اور آزاد کشمیر میں بھیرہ کے علاقہ میں ایک کشمیری مسلمان کو شہید کر دیا۔

سائیگون ۲۱ جولائی۔ جنوبی ویت نام کی حکومت امریکی اور دوسری غیر ملکی فوجوں کو اپنے علاقے سے نکالنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ یہاں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ اگر شمالی ویٹ نام جنگ بند کر دے تو جنوبی ویٹ نام امریکہ اور اپنے دوسرے اتحادیوں سے درخواست کرے گا کہ ان کی فوجیں جنوبی ویٹ نام سے نکل جائیں۔ علاوہ ازیں شمالی ویٹ نام پر بمباری بھی فوراً بند کر دی جائے گی جس کے کی اس پیشکش میں یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ ویٹ کانگ حریت پسندوں کی تنظیم توڑ دی جائے۔ اور شمالی ویٹ نام ۱۹۵۴ء کے معاہدہ جنیوا کا احترام کرے۔

اوہیو ۲۱ جولائی۔ امریکہ کی ریاست اوہیو میں نسلی فسادات زور پکڑ جانے سے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں نیگرو جن میں ایک عورت شامل ہے فسادات کے سبب ہلاک ہوئے۔

حیدرآباد ۲۱ جولائی۔ کراچی اور کوٹری سیکشن پر امدام اور جمپیر ریلوے اسٹیشن کے درمیان مال گاڑی کا ڈبہ پٹڑی سے اتر گیا جس کے سبب مین لائن پر ریلوں کی آمدورفت ۵ گھنٹے بند رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah